Scan: http://www.new.dli.ernet.in/
PDF: http://www.KetabFarsi.com

دہلی

بارہویں صدی ہجری میں

مطبوعہ
تاج پریس حیدرآباد دکن

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرقع دہلی

از

نواب ذوالقدر درگاہ قلی خاں سالار جنگ خاندوراں

مُقدمہ

از

حکیم سید مظفر حسین

تصاویر

(۱) - نواب میر یوسف علی خاں بہادر سالار جنگ

(۲) - نواب نور و قلی خاں -

(۳) - نواب ذوالقدر درگاہ قلیخاں سالار جنگ خاندوران -

(۴) - منظر مقبرہ سالار جنگی -

(۵) - مرقد نواب ذوالقدر درگاہ قلی خاں سالار جنگ خاندوران -

(۶) - منظر - باغ دلکشا -

(۷) - دروازہ جلوخانہ قدیم -

(۸) - نواب مؤتمن الدولہ خان عالم امام قلیخاں سالار جنگ -

(۹) - عاشورخانہ خان عالم -

نواب میر یوسف علی خان بہادر سالار جنگ دام اقبالہ

انتساب

سنہ ۱۱۵۱ھ میں حضرت مغفرت مآب نظام الملک آصفجاہ اول طاب ثراہ جب عازم دہلی ہوئے اس وقت خان دوراں ذوالقدر نواب درگاہ قلی خاں سالار جنگ بہ نواب حیدر خاں شیر جنگ آپ کے ہمرکاب تھے۔

یہ تالیف خان دوران نواب ذوالقدر کے ذوق سلیم اور اس عہد کی بہترین یادگار ہے ان دونوں مذکورۂ بالا خانوادوں کے ارکان کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ کے عہد سے اس مبارک عہدِ عثمانی تک ہمیشہ عہدہائے جلیلہ و مناصب رفیعہ پر سرفراز اور نہایت نیک نامی وفاشعاری و جاں نثاری سے متصف ہے۔

نواب مختار الملک سر سالار جنگ اسی خاندان کے رکن رکین اور دولت علیہ آصفیہ کے سچے جاں نثار تھے۔ جن کے گوہر شب چراغ عالیجناب نواب میر یوسف علی خان بہادر سالار جنگ دام اقبالہٗ (جو مذکرہ صدر خانوادوں کے فضائل و فواضل کے حقیقی وارث خلاصہ دودمان ہیں) دولت علیہ آصفیہ کی کرسی مدار المہامی کو زینت بخش چکے ہیں۔

یہ تذکرہ بمناسبت خاندانی موصوف ہی کے نام نامی سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔

احسان فراموشی ہوگی اگر اس موقع پر میں اپنے سراپا عنایت مجسم اشفاق نواب عنایت جنگ بہادر دام اقبالہٗ (خلف خانِ دوران نواب رکن الدولہ رکن الملک مغفور) کی اس ذوق علمی و عنایت کا ذکر نہ کروں کہ موصوف ہی کے الطاف کریمانہ سے حقیر کو خان دوران نواب ذوالقدر کے متعلق مفید معلومات و عکس تصاویر وغیرہ کا ذخیرہ حاصل کرنے کا موقع ملا۔

حکیم سید مظفر حسین حیدرآبادی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
انتساب	۔
نواب میر یوسف علی خاں	۔
مقدمہ	۱
دہلی بارہویں صدی ہجری میں	۱
دہلی اور اس کے بانیوں کے نام اور اس عہد کا مختصر خاکہ	۲
مولف کا تعارف	۴
نام و خطابات، تخلص اور اوصاف ذاتی، وطن، سلسلۂ نسب	۵
خاندوراں نواب ذوالقدر کے آبا و اجداد	۶
خاندان قلی خاں	
درگاہ قلی خاں اول	۸
نوروز قلی خاں	۹
عکس نوروز قلی خاں	〃
خاندان قلی خاں (۲)	〃
عہد حضرت مغفرت مآب طاب ثراہ	
خاندوراں نواب ذوالقدر درگاہ قلیخاں سالار جنگ	۱۱
تاریخ و مقام ولادت	۱۱
تعلیم و تربیت	۱۱
منصب و جاگیر	۱۲
سفر دہلی	۱۲
خدمت داروغگی ہرکارہ پر سرفرازی	۱۳
نادرگردی	۱۴
خاندوراں نواب ذوالقدر کی رفاقت و وفاداری	۱۸
حضرت مغفرت مآب کو نواب ذوالقدر پر اعتماد	۲۰
تالیف تذکرہ ۔	۲۰
ایک تاریخی انکشاف	۲۱
شباب زندہ دلی	۲۱
ترتیب تذکرہ	۲۱
انشاء پردازی	۲۲
حسن عقیدت	۲۳
قدم شریف حضرت سرور کائنات	۲۳
قدم مبارک حضرت علیؑ	۲۳
مزارات درگاہ و اولیا	۲۴
نواب ذوالقدر کی پاک مشربی	۲۵
عرس چلہ منزل	۲۵
بارہویں صدی کی خوش حالی اور دولتمندی	۲۶
خوش حالی کا دوسرا واقعہ ۔	۲۶

مضمون	صفحہ
ادب و تہذیب	۲۶
شاہ سعد اللہ	۲۷
شاہ غلام محمد داول پورہ	۲۷
روساء و نواب ذو القدر کے ہم بزم احباب	۲۹
اعظم خاں	۲۹
نواب ذو القدر کی راست گوئی	۲۹
مرزا ستو	۲۹
لطیف خاں	۳۰
اس عہد کی وضع داری	۳۰
یازدہم میراں	۳۲
سرائے عرب	۳۳
کل پورہ	۳۳
ناگل کا میلہ	۳۴
رینی مہابت خاں	۳۴
شعرائے معاصرین مرثیہ گو ارباب طرب وغیرہ	۳۴
نواب ذو القدر کی موسیقی دانی	۳۸
دکن کو مراجعت	۳۹
عہد نواب نظام الدولہ ناصر جنگ شہید	۴۱
انعقاد جشن اور ہاتھیوں کی بہادری کا تماشہ	۴۲
خاندوران کے ہاتھی کی بہادری	۴۳
خدمت کوتوالی پر سرفرازی	۴۳
عہد نواب امیر الممالک صلابت جنگ	۴۶
خان دوران کی داروغگی فیلخانہ پر سرفرازی	۴۸
خان دوران نواب ذو القدر کا صوبہ داری اورنگ آباد	

مضمون	صفحہ
واضافہ منصب عطائے خطاب و خطاب سے سرفراز ہونا	۴۸
رگھناتھ راؤ سے مقابلہ	۴۸
عہد حضرت غفران مآب نواب نظام علیخاں آصفجاہ ثانی	۴۹
خاندوران نواب ذو القدر کا خطاب اعلیٰ اور منصب جلیلہ پر سرفراز ہونا	۵۰
اورنگ آباد میں سواری جلوس	۵۱
حسن انتظام	۵۲
عکس مقبرہ سالار جنگی	۵۲
عزل	۵۳
وفات	۵۳
عکس مزار خاندوران نواب ذو القدر	۵۳
خاندوران کی لطیفہ گوئی و بذلہ سنجی	۵۴
تاریخ گوئی	۵۷
شاعری و بزم آرائی	۵۸
کلام فارسی	۶۰
کلام اردو (قصیدہ)	۶۱
شوق عمارات	۶۴
عکس باغ دلکشا موسوم دیوڑھی سالار جنگ	۶۳
عکس دروازہ جلوخانہ قدیم	۶۵
اولاد و ازواج	۶۵
عکس نواب خانعالم فرزند نواب گاہ قلیجاں ۔	۶۶
عکس عاشور خانہ خانعالم	۶۶
نقول اسناد	
سند نظام آباد - پروانگی - سند کوتوالی	
سند وصاویرہ - سند داروغگی مناز خ ول آلیشان	

آغازِ تذکرہ

مضمون	صفحہ
ذکر قدم شریف	۱
قدم گاہ حضرت علی علیہ السلام	۲
درگاہ قطب الاقطاب	۳
مرقد سلطان شمس الدین غازی	۵
مرقد سلطان المشائخ محبوب الٰہی	۵
مزار نصیر الدین چراغ دہلی	۷
مزار شاہ ترکمان بیابانی	۸
مرقد باقی باللہ	۸
قبر شاہ حسن رسول نما	۹
قبر شاہ بایزید اللہ ہو	۹
قبر شاہ عزیز اللہ	۹
قبر مرزا بیدل	۱۰
عرش خلد منزل	۱۱
قبر میر مشرف	۱۲
ذکر میر کلو پسر میر مشرف	۱۳
کیفیت چوک سعد اللہ خاں	۱۴
چاندنی چوک	۱۷
ذکر حافظ شاہ سعد اللہ	۱۹
" شاہ غلام محمد داول پورہ	۱۹
" شاہ محمد امیر	۲۰
" شاہ پانصدمنی	۲۱
ذکر درویش صلواۃ خوانی	۲۱
" پیر سید محمد	۲۲
" مجنون نانک شاہی	۲۳
" شاہ کمال	۲۴
" شاہ غلام محمد	۲۵
" شاہ رحمت اللہ	۲۶
" اعظم خاں	۲۷
" مرزا منو	۲۷
" لطیف خاں	۲۸
کیفیت بسنت	۳۰
یازدہم میرن	۳۳
دوازدہم ربیع الاول در سرائے عرب	۳۴
بزم آرائی خان زماں	۳۷
ذکر کیفیت گل پورہ	۳۸
کیفیت ناگل	۳۹
ذکر زینی مہابت خاں	۴۰
ذکر شعراء	۴۰
مرزا جان جاناں	۴۰
معنی یاب خاں	۴۲
شیخ علی حزیں	۴۳
سراج الدین خاں آرزو	۴۴

مضمون	صفحہ
میر محمد افضل ثابت	۴۵
ابراہیم علیخاں راقم	۴۶
میر شمس الدین مفتون	۴۷
مرزا عبدالخالق وارستہ	۴۸
گرامی	۴۸
مرزا ابوالحسن آگاہ	۴۹
ذکر مرثیہ خواناں	۵۰
میر لطف علی	۵۰
مسکین، حسین، تمکین	۵۱
میر عبداللہ	۵۱
شیخ سلطان	۵۲
میر ابوتراب	۵۳
مرزا ابراہیم	۵۳
میر درویش حسین	۵۳
جانی حجام	۵۴
محمد نعیم	۵۴
ذکر ارباب طرب	۵۵
نعمت خاں بین نواز	۵۵
برادر نعمت خاں	۵۶
تاج خاں قوال	۵۷
جانی، غلام رسول	۵۷
باقر طنبورچی	۵۸
حسن خاں ربابی	۵۸
	۵۸

مضمون	صفحہ
غلام محمد	۵۸
رحیم سین تانسین	۵۹
قاسم علی	۵۹
معین الدین قوال	۶۰
برہانی قوال	۶۰
برہانی امیرخانی	۶۱
رحیم خاں جہاتی	۶۱
شجاعت خاں کلاونت	۶۱
ابراہیم خاں کلاونت	۶۱
سوادخاں	۶۱
بولے خاں	۶۲
گھاسی رام پکھاوجی	۶۲
حسین خاں ڈھولک نواز	۶۳
تہنا	۶۳
شہباز وصدے نواز	۶۳
شاہ درویش سوچیہ نواز	۶۳
نابینا سنگھ نواز	۶۳
تقی بھگت باز	۶۴
شاہ دانیال سرخی	۶۵
خواصی دانو تھا	۶۶
یاری نقال	۶۶
معشوقہ ابوالحسن خاں	۶۷
جیٹا قوال	۶۸
رحیم خاں، دولت خاں، گیان خاں۔ بدّد	۶۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	۴	فرزوں	افزوں
۵۳	۱۰	خوابت کہ	خوابست و
فہرست متن (۱) کالم سطر ۴		نواب میر یوسف علیخاں	عکس نواب میر یوسف علیخاں بہادر سالار جنگ دام اقبالہ
" کالم ۲	۳	رگھناتھ راؤ سے مقابلہ	رگھناتھ راؤ سے مقابلہ و فتحیابی
۴	۱۸	ذکر اربا طرب	ذکر ارباب طرب
انتساب	۴	حیدر خاں	حیدر یار خاں
۹	۱	اصفجا ثانی	آصفجاہ ثانی
"	۱۵	نواب رکن الدولہ	نواب تہور جنگ اشرف الدولہ
نقول اسناد ورق	۸	دول	دول
۲	۵	مکار	مکارہ
۳	۳	بدستخط نواب مغفرت مآب	بدستخط نواب مغفرت مآب رسید و سند خدمت [illegible]
۵	۵	فوج دار فراح	فوجدار نواح
۶	۴ بعد سطر دہم	تھے	ستھے
		بسیادشش	بسیاد
		موجوداست	موجودات
		امہ سوار	اعلیٰ سوار
		صمصام جنگ مرحوم	صمصام جنگ مرقوم
		نیم آنہ از سہ گزاشت	سہ و نیم آنہ از گزاشت
		رسد رواب	رسد دواب
		بیارسہ	بیارسہ
		بیارسہ	بیارسہ
حصہ بزیریا		[illegible]	[illegible]
۸		منہا سواری سرکار	منہا بتیا لوادکی
۱۰		فوجدار فراح	فوجدار نواح
۱۵	۹	خلافت ارشد	خلافت راشدہ
"	۱۵	استار	اسناد

مضمون	صفحہ
الہ بندی امرد	۷۰
رجی امرد	۷۰
میاں چنگا امرد	۷۰
سلطانہ امرد	۷۱
سرس روپا امرد	۷۳
نور بائی (طوائف)	۷۳
چمنی "	۷۴
ادبیگم "	۷۵
بھنیا کے نیل سوار "	۷۵
رام جینی	۷۶

مضمون	صفحہ
چک مک بانی	۷۶
کالی کنگا	۷۶
زینت وبھی	۷۷
گلاب	۷۸
رمضانی	۷۸
رحمان بائی	۷۸
پنا بائی	۷۹
کمال بائی	۸۰
ادما بائی	۸۰
پنا وتتو	۸۱

صحت اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	تلون	متلون
۸	۱۰	رائے اجازت	رائے و اجازت
۱۰	۶	•	ملاحظہ ہو عکس خاندوران نواب ذوالقدر درگاہ قلیخان
۱۰	۱۶	اضافہ کیا تھا	اضافہ کیا تھا رکھا
۲۰	۹	ہمراہ رکاب	ہمرکاب
۲۵	۱۳	چنیں ہنگامہ	درچنیں ہنگامہ
۳۲	۱۴	واصحاب غنج و دلال ملے	واصحاب غنج و دلال
۴۳	۵	جمادی الاولی	جمادی الاول
۴۶	۱۴	زرہ	ذرہ
۴۶	۱۷	کہ	چہ
۴۷	۵	ہوشں دار	ہوشدار
۵۱	۱۵	بروج	بروح
۵۲	۴	الغوزہ نوازی	الغوزہ

۱۰۴۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دِہلی

بارہویں صدی ہجری میں

کوئی افسانہ نہیں تیرے فسانہ کی طرح
سب ہی تاریخیں پڑھیں سیکڑوں دفتر دیکھے

قلمروِ ہند میں دہلی ہی ایک ایسا مقام ہے جو فرماں روایانِ ہند کی شاہنشاہیوں کا صدر مرکز ہوتی رہی اور وقتاً فوقتاً مختلف زمانوں میں اپنے بانیوں کے نام کی مناسبت سے اس کے نام بھی مختلف مثلاً ہستناپور، اندرپرست، دلیپ نگر، تغلق آباد، دہلو[1]، شاہجہاں آباد وغیرہ رکھے گئے۔ ایک شہر

---

[1] یہ لفظ عہد فیروزشاہ تک زبان زدِ خلائق تھا۔ طوطیٔ ہند امیر خسرو اپنے ممدوح "فیروزشاہ" کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں ؎

یا یک اسپم بخش یا زآخور بفرما بارگیر   یا بفرماں دہ کہ گردوں شبنم و دہلو روم   (مظفر)

اُجڑنے پر دُوسرا شہر اُسی کے متصل آباد ہُوا۔ مگر ان ناموں میں سب سے زیادہ قبولیت اور عام شہرت دہلی یا دِلّی نام ہی کو حاصل ہوئی جو آج تک زبانِ زدِ خاص و عام ہے۔ غرض دِلّی کے کوچہ و بازار کی بنیاد تاریخی زمانہ کی آب و گل سے پڑی ہے اُس کے مُنہدم عمارات، شکستہ مقابر، بلند مینار، عالیشان گنبد اپنے اولوالعزم بانیوں صاحب عظمت و جبروت شہنشاہوں کے نشاط انگیز اور عبرت خیز افسانوں کو آج تک یاد دلا رہے ہیں۔

آخری دہلی شاہجہان آباد[1] کی بناء اور اُس کی آبادی کا فخر مغلیہ خاندان کے اقبالمند تاجدار شاہجہان[2] کو حاصل ہُوا۔ دہلی اُس وقت طرفہ شان و شوکت اور عجیب عظمت و حشمت کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ کسی شاعر نے خوب نظم کیا ہے:

نہ گرماش گرم و نہ سرماش سرد ہمہ جائے شادی و آرام و خورد
نہ بینی دراں شہر بیمار کس یکے بوستاں از بہشت است و بس

---

[1] میر یحییٰ کاشی نے بہترین تاریخ "شد شاہ جہاں آباد از شاہجہاں آباد" کہی اور پانچ ہزار روپیہ صلہ سے سرفراز ہُوا ۱۲ مظفر

[2] شاہجہاں نے ۱۰۳۷ہجری میں جلوس کیا۔ یہ بادشاہ نہایت فیاض اور خیر خواہ رعیت تھا۔ اس کی بنوائی ہوئی عمارات آج تک روئے زمین کی عمارتوں میں بے مثل سمجھی جاتی ہیں۔ اس کے عہد میں ملک اس درجہ سرسبز و شاداب ہوا کہ کسی عہد مغلیہ میں نہ ہوا ہوگا گویا سلطنت مغلیہ کی عظمت و شان کا ستارہ اس کے عہد میں انتہائے عروج کو پہنچ گیا تھا تخت طاؤسی اسی شہریار کی نادر یادگار تھا ۱۰۶۸ھ میں اس تاجدار کی سلطنت کا خاتمہ اُسی کے پُر ہنر بیٹے شاہ عالمگیر کے ہاتھوں ہُوا۔ اور آٹھ برس تک قید کی مصیبتیں جھیلکر ۱۰۷۶ھ میں اس سرائے فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف کوچ کیا ۱۲ مظفر

چہ ہندوستانِ طراوت سرشت | کہ از شرم او رنگ بارد بہشت
بلندی گرفتہ در و شانِ حسن | زہے مصر و خوبی و کنعانِ حسن

دُوسرا شاعر کہتا ہے

کسے از زندگانی شاد باشد | کہ در شاہجہاں آباد باشد

مگر ہمارا عہد موضوع دہلی بارہویں صدی ہجری میں ہے جس کو عہدِ زوال کہنا بجا ہے۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ سلطنت مغلیہ کا آفتاب اقبال نصف النہار سے گزر چکا ہے۔ اس کا جاہ و جلال اور آنکھ نہ ٹھیرنے والا پُر رعب چہرہ لحظہ بہ لحظہ زرد ہو رہا ہے۔ ادبار و انحطاط کے دل بادل گرد و پیش منڈلا رہے ہیں۔ خانہ جنگی اور طوائف الملوکی کی وبا ہر چہار جانب پھیلی ہوئی ہے خود غرض ناعاقبت اندیش وزراء اُمراء کی باہمی چشمک اور رشک و حسد نے رہی سہی شاہی عظمت و شوکت کو بھی مفلوج بنا دیا ہے۔ کہیں مرہٹے سرکشی و سرتابی اور لوٹ مار میں مصروف ہیں تو کسی طرف سکھوں نے شور و فساد مچا رکھا ہے اور اُس کی نیمروزہ آن پر ایمان لانے والے بھی زیرِ لب لا احب الآفلین کہہ رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے طوفان خیز اور شورش انگیز زمانہ میں دہلی کس درجہ مرکزِ آلام و مصائب نہ بنی ہوئی ہوگی اور کیا کچھ اس کی معاشرتی و تمدنی

حالات میں انقلاب نہ ہوگیا ہوگا۔ باایں ہمہ اس مرقع دہلی کو پڑھئے اور موجودہ متمدن و روشن زمانہ کی دہلی کا اس وقت کے حالات و واقعات سے مقابلہ کیجئے انصاف شرط ہے ممکن نہیں کہ آپ بھی میر[۱] کے ہمنوا نہ ہوں اور نہ کہیں۔

دلی کے نہ تھے کوچے اوراق مصور تھے ۔۔۔ جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی

یہ مرقع اسی عہد گذشتہ کی یادگار ہے۔ مؤلف معاصر ہے۔ چشم دید حالات و واقعات کو بے کم و کاست حوالہ قلم کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمعصرانہ قیمتی معلومات اور اس عہد کی طرز زندگی پر معنی آفریں روشنی پڑ رہی ہے۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ناظرین کرام سے مؤلف کا تعارف کرایا جائے کہ مرقع ہذا کی اہمیت پر کافی روشنی پڑ سکے۔

مؤلف کا تعارف

نام و خطابات، تخلص اور اوصاف ذاتی۔ نواب ذوالقدر لقب، درگاہ قلیخاں نام، سالار جنگ مؤتمن الدولہ، مؤتمن الملک، خانِ دوراں خطاب، المتخلص بہ درگاہ

۱؎ میر تقی نام میر تخلص۔ ریختہ گوئی کے مسلم الثبوت استاد متوطن اکبرآباد۔ دہلی میں عرصہ تک سکونت پذیر رہے عہد آصف الدولہ میں لکھنؤ پہنچے وظیفہ سے سرفراز ہوئے انکے والد کا نام تذکرہ نویسوں نے میر عبداللہ لکھا ہے مگر موصوف نے خودنوشت سوانح حیات "ذکر میر" میں میر علی متقی بیان کیا ہے سنہ ۱۲۲۵ھ میں انتقال کیا موصوف کی تصنیفات سے (۱) کلیات جو چھ دیوانوں اور قصائد و مثنویات پر مشتمل ہے (۲) تذکرہ ریختہ گویان موسوم بہ نکات الشعراء (۳) ذکر میر خودنوشت سوانح حیات یادگار ہیں ۱۲ مظفر

عالی خاندان، خوش خلق، سلیم الطبع، مدبر، شجاع، انصاف پسند، شگفتہ مزاج، سخندان، بدیہہ گو، انشا پرداز غرض جملہ اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے متصف تھے[1]۔ جن کا ہم آئندہ خان دوراں یا نواب ذوالقدر کے لقب سے ذکر کرینگے۔

وطن و سلسلۂ نسب | نواب ذوالقدر کے آبا و اجداد کا وطن نواحی[2] مشہد مقدس مملکت ایران تھا۔ اور سلسلۂ نسب حسب ذیل واسطوں درگاہ قلیخاں ابن خاندان قلیخاں بن نوروز قلیخاں بن درگاہ قلیخاں بن خاندان قلیخاں جو ترکان بور بور الوس خاناں[3] سیاہ خیمہ کے ایک بڑے سردار سے تھی منتہی ہوتا ہے۔

---

[1] لچھمی نرائن شفیق تذکرہ گل رعنا میں رقمطراز ہے:۔ "(درگاہ قلیخاں) امیرے بود عالیجاہ، دانش آگاہ متصف باوصاف حمیدہ و متخلق باخلاق پسندیدہ غنچہ تصویر را در محفل رنگینش ہوائے شگفتگی در سر و طوطی خوش تقریرا از بیان شیرینش منقار در شکر۔ بلبل ہزار داستان ستفید طلاقت زبانش و گل شگفتہ جبیں دریوزہ گر چہرۂ خندانش۔ چرب زبانی او دل سنگ را موم می ساخت و بہر دل نزدیکی او احبا و اعدا را در دام می انداخت ضمیر منیرش در بدیہہ رسانی بازار آئینہ می شکست، ذات والا صفاتش در بزم افروزی بالا دست شمع می نشست، صولتش دل شیر شرزہ را آب می نمود و تہیج تعش گوئے سبقت از رستم و دستاں می ربود۔ دیگر اوصاف پسندیدہ عدیل و نظیر نداشت۔" نیز عبدالوہاب دولت آبادی نے بھی اپنے تذکرۂ بے نظیر میں ذکر کیا ہے۔ (درگاہ قلیخاں) حسن خلق او بوئے عطر اعلے بدماغہا میرساند و گرمجوشی او جام نشاء دوبالا در محفلہا میگرداند در نظم و نثر استعداد بلند دارد و از جلال طبیعت شعر و انشا را بسرعت تمام ابداع می نماید۔ مظفر

[2] ذوالقدر نام قبیلہ ترک اور ترکی زبان میں قادر انداز کو بھی کہتے ہیں۔ مظفر [3] نواحی مشہد مقدس میں یہ قبیلہ بہادری و شجاعت سے مشہور تھا۔ مظفر

خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے آبا و اجداد

خاندان قُلی خاں

خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے جدِ اعلیٰ خاندان قلیخاں علی مردان خاں[۱] کے ہمراہ متعینہ قندھار تھے۔ شاہ صفی[۳] کی تلون مزاجی اور ناقدردانی کی وجہ سے علی مردان خاں نے جب ترک ملازمت کی قلعہ قندھار اولیائے دولت

---

۱ علی مردان خاں کے والد گنج علیخاں زیک کرد۔ شاہ عباس صفوی اول (ماضی) کی ولیعہدی میں خدمت اتالیقی پر متعین اور بعد جلوس بصلۂ خدمات لائقہ مراتب علیائے خانی اور ارجمند بابا کے لقب سے سربلند ہوئے تیس سال تک مستقل کرمان پر حکومت کی بعد فتح قلعہ قندھار ۱۰۳۱ھ شاہ عباس نے اس قلعہ کی حکومت پر سرفراز کیا۔ گنج علی نے ۱۰۳۴ھ میں جھروکے سے گرکر انتقال کیا علیمردان خاں نے لاش مشہد مقدس روضۂ متبرکہ رضویہ میں دفن کی۔ شاہ عباس نے خبر انتقال سنکر علی مردان خاں کو خطاب خانی حکومت قندھار سے سرفراز اور بابائے ثانی کے لقب سے مفتخر کیا۔ شاہ عباس کے انتقال اور شاہ صفی کی ناقدردانی کے باعث علی مردان خاں متوسل بہ دربار شاہجہانی اور حسن خدمات کے صلہ میں مراتب اعلیٰ منصب امیر الامرائی پر فائق ہوئے۔ لاہور میں ایک نہر اب تک موصوف کی یادگار موجود ہے ۱۰۶۷ھ میں بمقام ماچھیواڑہ انتقال کیا۔ لاہور میں دفن ہوئے۔ عالم آرائے عباسی مطبوعہ ایران صفحہ ۱۰۳۲۔ مآثر الامراء صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ کلکتہ سوسائٹی (مظفر) ۲ خزانۂ عامرہ صفحہ ۲۱ (مظفر) ۳ شاہ عباس صفوی کا پوتا نہایت جابرانہ حکومت کی ۱۰۵۲ھ میں بمقام کاشان انتقال کیا۔ قم میں دفن ہوا۔ تاریخ ایران صفحہ ۱۵۱ (مظفر)

شاہجہانی کے تفویض کرکے بمعیت خاندان قلی خان عازم ہند ہوئے اور لاہور پہنچے۔ خاندان قلی خاں روز شنبہ ۲ جمادی الثانی ۱۰۴۷ھ مع عرضداشت علی مردان خان اور بارہ نفر رومیوں (جن کو شاہ ایران نے بعد فتح ایروان قندھار روانہ کیا تھا) کے ہمراہ دربار شاہجہانی میں حاضر ہوئے۔ خود نے خلعت اور ہزار روپیہ نقد سے سرفرازی پائی۔ رومیوں کو بھی خلعت اور چار ہزار روپے خزانۂ شاہی سے مرحمت ہوئے۔ ۷ جمادی الثانی ۱۰۴۸ھ کو جب شاہجہاں نے اختیار پور میں منزل کی اور باغ انبالہ میں جشن منعقد کیا تو خاندان قلیخان ہی کے ذریعہ علی مردان خاں کو خلعت خاصہ[۱] و پالکی[۲] عاج با یراق طلا روانہ کی[۳]۔ علی مردان خاں جب (روز دوشنبہ ۲۲ رجب ۱۰۴۹ھ) صوبہ داری کشمیر پر سرفراز ہوئے تو خاندان قلیخاں بھی موصوف کے ہمراہ کشمیر میں تاحیات عز و وقار سے بسر کرتے رہے[۴]۔

---

[۱] خلعت خاصہ۔ اس لباس خاص سے مراد ہے جس کو بادشاہ کسی وقت زیب تن فرمائے۔ صاحب عمل صالح نے اس خلعت خاصہ میں پوشش سمور کا ذکر کیا ہے (مظفر)

[۲] پالکی عاج (سکھپال) با یراق طلا وہ شاہی پالکی جو ہاتھی دانت اور بکار زر مرصع ہو۔ ایسی پالکی عموماً بغیر فرمان کے کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی خلعت کی سرفرازی مخصوص امتیاز پیدا کر دیتی تھی (مظفر)

[۳] بادشاہ نامہ صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ کلکتہ۔ عمل صالح صفحہ ۲۹۶۔

[۴] گل رعنا صفحہ ۲۱۲ قلمی۔

درگاہ قلی خاں اوّل

خاندان قلیخاں کے بعد ان کے خلف الصدق درگاہ قلی خاں اوّل نے علی مردان خاں کی سفارش پر بارگاہ شاہجہانی سے ضلع ٹھٹہ میں جاگیر و منصب سے سرفرازی پائی۔ خود علی مردان خان نے بطور ضمیمہ اپنے سرکار کی میر سامانی[1] بھی خانِ موصوف کے سپرد کی۔ علی مردان خاں کے انتقال (۱۰۶۶ھ) کے بعد شہزادہ اورنگ زیب[2] نے خانِ موصوف کو اپنے منصبداروں میں شریک کرکے افتخار بخشا۔ درگاہ قلی خاں شاہزادہ کے ہمراہ دکن آئے کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان کو مراجعت کی اور وہیں انتقال کیا[3]۔

---

[1] میر سامانی کی خدمت اس وقت گویا مرتبۂ وزارت کے مماثل سمجھی جاتی تھی۔ اسی لیے یہ عہدہ دیوان خانگی کہلاتا اور ہر قسم کا نظم و نسق میر ساماں ہی کی رائے اجازت پر موقوف ہوتا تھا۔ (مظفر)

[2] عالمگیر۔ ممتاز محل کے بطن سے ۱۰۲۷ھ شب یکشنبہ ۱۵ ذی قعدہ کو پیدا ہوئے۔ باپ اور بھائیوں پر فتح پائی۔ ۱۰۶۸ھ روز جمعہ غرہ ذیقعدہ کو جلوس کیا۔ دکن کی اسلامی سلطنتیں مفتوح ہوئیں۔ تمام عمر سپاہیانہ میدان داریوں میں گزاری۔ پچاس سال ستائیس یوم سلطنت کرکے نوّد سال سترہ یوم کی عمر میں ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ کو انتقال کیا۔ خلدآباد میں دفن ہوئے خلد مکان لقب پایا۔

[3] خزانۂ عامرہ صفحہ ۲۲۲

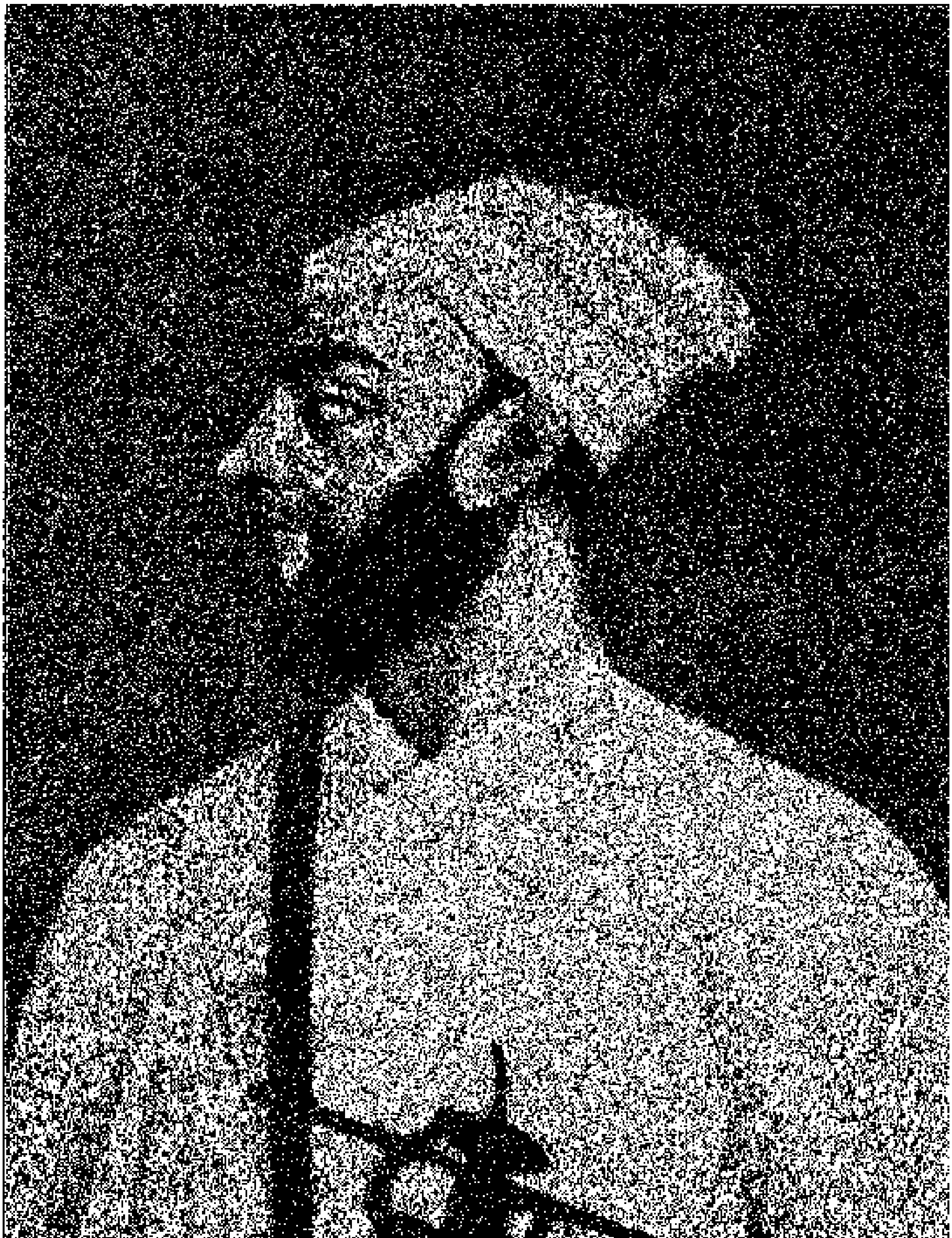

نواب نوروز قلی خان جد نواب درگاہ قلی خان سالار جنگ

نوروز قلی خاں

درگاہ قلی خاں کے بیٹے نوروز قلی خاں دارو ار[1] کی قلعداری پر سرفراز کیے گئے۔ تاحیات اس خدمت پر ممتاز رہے اور یہیں انتقال ہوا۔ (ملاحظہ ہو عکس ۱ شبیہہ نوروز قلی خاں) یہ دو شعر[2] موصوف ہی کی طبعزاد ہیں ؎

نشاں نیافت کسے از غبار ما وہنوز | غبار خاطرِ خلقیم وخاک برسرِ ما
انچہ بر جستیم وکم دیدیم و درکار است ونیست | نیز ایں معنی بجز آدم کہ بسیار ست ونیست

خاندان قلی خاں

نوروز قلی خاں کے بیٹے خاندان قلی خاں ثانی منصب وجاگیر سے سرفراز ہو کر منصبداران متعینہ اورنگ آباد میں شریک ہوئے۔ شاہ عالم[3] خلد منزل نے

---

[1] دراصل دھاروار ہے۔ شاہجہانی جلوس کے تیسرے سال ۱۰۴۰ھ میں اعظم خاں کرمت خاں راجہ ججھر سنگھ بندیلہ کے ہاتھ پر مسخر ہوا۔ عمل صالح صفحہ ۳۰۹ ج ا۔

[2] ماخوذ از بیاض خاندانی۔ قلمی

[3] ابو نصر قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی۔ بعد وفات عالمگیر ۱۱۱۸ھ میں تخت نشین ہوئے۔ بدیع الزماں اجتبٰے خاں نے ظل اللہ دین پناہ سے تاریخ جلوس نکالی بھائیوں پر فتح پائی۔ مرہٹوں کی بغاوت اور سکھوں کی سرکشی کا

(باقی برصفحہ)